مشاہدات۔807

ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خلافت

وقت 5-7 منٹ

تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور:56-57)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

معزز سامعین! آج میری تقریر کا موضوع ہے "تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ"

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک موعود بیٹے کی خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ اِس بیٹے کو وہ خاص خصوصیات کا حامل بنائے گا۔ وہ دین کا خادم ہو گا۔ لمبی عمر پائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے چلائے گا۔ یہ پیشگوئی 20؍ فروری 1886ء کی ہے۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور آپؑ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق 12؍ جنوری 1889ء کو وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ رکھا گیا جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے وصال کے بعد خلافت کی ردا پہنائی۔ آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار تحریکات کیں، نئے مشن اور تبلیغی کام کر کے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچا کر زمین کے کناروں تک شہرت بھی پائی۔ آج خاکسار ان میں سے کچھ تحریکات آپ کی خدمت میں پیش کرے گا۔

وقفِ زندگی کی تحریک

حضرت مصلح موعودؓ نے وقفِ زندگی کی پہلی باقاعدہ تحریک خطبہ جمعہ 7 دسمبر 1917ء میں فرمائی۔ حضور نے تبلیغ اسلام کے لیے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کی طرف سے زندگیاں وقف کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ وہ طریق ہے جس کے ذریعہ اسلام نے دنیا میں ترقی کی تھی اور جسے حضرت مسیح موعودؑ نے بھی پسند فرمایا تھا۔ حضرت صاحب کے وقت اس مسئلہ پر غور کیا گیا تھا اور آپؑ نے قواعد بنانے کے لیے سید حامد علی شاہ صاحب کو مقرر فرمایا تھا۔ سید صاحب نے جو قواعد مرتب کر کے دیے تھے وہ حضرت صاحب نے مجھ کو دیکھنے کے لیے دیے تھے کہ درست ہیں یا نہیں۔ تو مَیں نے عرض کیا تھا کہ درست ہیں۔ حضرت صاحب نے بھی ان کو پسند کیا تھا۔ ان قواعد پر عمل کرنے کے لیے تجویز ہوا تھا کہ دوستوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنی چاہئیں تا کہ سلسلہ پر ان کا کوئی بوجھ نہ ہو اور وہ خود محنت کر کے اپنا گزارہ بھی کریں اور اسلام کی اشاعت میں بھی مصروف رہیں اور وہ ایک ایسے انتظام کے ماتحت ہوں کہ ان کو جہاں چاہیں، جس وقت چاہیں بھیج دیں اور وہ فوراً چلے جائیں... اِن تجاویز کو حضرت صاحب نے پسند فرمایا تھا اس وقت کچھ لوگوں نے اپنی زندگی وقف بھی کی تھی۔ مگر پھر معلوم نہیں کہ کیا اسباب ہوئے کہ وہ سلسلہ قائم نہ رہ سکا...

سامعین! زندگی وقف کرنے اور پیشے سیکھ کر خدمتِ دین کرنے کی تحریک

فرمایا۔"ہمارے دوست اپنی زندگیاں وقف کریں اور مختلف پیشے سیکھیں۔ پھر ان کو جہاں جانے کے لیے حکم دیا جائے وہاں چلے جائیں اور وہ کام کریں جو انہوں نے سیکھا ہے۔ کچھ وقت اس کام میں لگے رہیں تا کہ اُن کے کھانے پینے کا انتظام ہو سکے اور باقی وقت دین کی خدمت میں صرف کریں۔ مثلاً کچھ لوگ ڈاکٹری سیکھیں کہ یہ بہت

مفید علم ہے۔ بعض طب سیکھیں۔ اگرچہ طب جہاں ڈاکٹری پہنچ گئی ہے کامیاب نہیں ہو سکتی ہے۔ مگر ابھی بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں طب کو لوگ پسند کرتے ہیں۔ اِسی طرح اور کئی کام ہیں۔ ان تمام کاموں کو سیکھنے سے ان کی غرض یہ ہو کہ جہاں وہ بھیجے جائیں وہاں خواہ ان کا کام چلے یا نہ چلے۔ لیکن کوئی خیال ان کو روک نہ سکے ... میرے دل میں مدت سے یہ تحریک تھی لیکن اب تین چار دوستوں نے باہر سے بھی تحریک کی ہے کہ اِسی رنگ میں دین کی خدمت کی جائے پس مَیں اس خطبہ کے ذریعہ یہاں کے دوستوں اور باہر کے دوستوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ دین کے لیے جوش رکھنے والے بڑھیں اور اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ جو ابھی تعلیم میں ہیں اور زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مجھ سے مشورہ کریں کہ کس ہنر کو پسند کرتے ہیں۔ تا ان کے لیے اس کام میں آسانیاں پیدا کی جائیں۔ لیکن جو فارغ التحصیل تو نہیں لیکن تعلیم چھوڑ چکے ہیں۔ وہ بھی مشورہ کر سکتے ہیں"

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 610-611)

اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے 63 نوجوانوں نے اپنے نام پیش کیے جن میں حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمسؓ، مولوی ظہور حسین صاحب، مولوی ابو بکر سماٹری صاحب، خان بہادر مولوی ابوالہاشم خان صاحب ایم اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس بنگال۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اور مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل بھی تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 204)

بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک

30 مئی 1944ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے جماعت احمدیہ کو عموماً اور اہل قادیان کو خصوصاً یہ اہم تحریک فرمائی:

"ہر شخص کو اپنے اپنے محلہ میں اپنے ہمسایوں کے متعلق اس امر کی نگرانی رکھنی چاہئے کہ کوئی شخص بھوکا تو نہیں اور اگر کسی ہمسایہ کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ بھوکا ہے تو اس وقت تک اُسے روٹی نہیں کھانی چاہئے جب تک وہ اِس بھوکے کو کھانا نہ کھلالے"

(الفضل 11 جون 1945ء صفحہ 3 کالم 2)

قادیان کے غرباء کے لیے غلّہ کی تحریک

سامعین! 1942ء کے شروع میں ہندوستان کے اندر خطرناک قحط رونما ہو گیا اور غلّہ کی سخت قلت ہو گئی۔ اس ہولناک قحط کے آثار ماہ فروری 1942ء میں شروع ہو گئے تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جنہیں خدائی بشارتوں میں "یوسف" کے نام سے بھی پکارا گیا تھا سالانہ جلسہ 1941ء پر احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ انہیں غلّہ وغیرہ کا انتظام کرنا چاہیے اور اعلان فرمایا کہ جو دوست غلّہ خرید سکتے ہیں وہ فوراً خرید لیں۔ اس کے بعد جب فصل نکلی تو حضور نے پھر ارشاد فرمایا کہ دوست غلّہ جمع کر لیں اور ساتھ ہی زمیندار دوستوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ غلّہ زیادہ پیدا کریں اور اسے حتّی الوسع جمع رکھیں۔ اس ضمن میں حضورؓ نے 22 مئی 1942ء کو ملک کی سب احمدی جماعتوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر جگہ اپنے غریب احمدی بھائیوں کے لیے غلّہ کا انتظام کریں۔ نیز خاص طور پر یہ تحریک فرمائی کہ قادیان کے غرباء کے لیے زکوٰۃ کے رنگ میں اپنے غلّہ میں سے چالیسواں حصہ بطور چندہ ادا کریں اور جو لوگ غلّہ نہ دے سکیں وہ رقم بھجوا دیں کہ ہماری طرف سے اتنا غلّہ غرباء کو دے دیا جائے۔ مقصود یہ تھا کہ غرباء کو کم از کم اتنی مقدار میں تو گندم مہیا کر دی جائے کہ وہ سال کے آخری پانچ مہینوں میں جو گندم کی کمی کے مہینے ہوتے ہیں بآسانی گزارہ کر سکیں اور تنگی اور مصیبت کے وقت انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس غرض کے لیے حضور نے پانچ سو مَن غلّہ کا مطالبہ جماعت سے فرمایا اور اس میں سے بھی پچاس مَن خود دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ فرمایا:

"مومنوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ بھوک اور تنگی کے وقت غرباء کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور در حقیقت ایمان کے لحاظ سے یہی مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہمیں وہ نمونہ دکھانے کا موقع نہیں ملتا جو صحابہ نے مدینہ میں دکھایا۔ اس لئے ہمیں کم سے کم اس موقع پر غرباء کی مدد کر کے اپنے اس فرض کو ادا کرنا چاہئے جو اسلام کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے اور اگر ہم کوشش کریں تو اس مطالبہ کو پورا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ پانچ سو مَن غلّے کا اندازہ بھی در حقیقت کم ہے اور یہ بھی سارے سال کا اندازہ نہیں بلکہ آخری پانچ مہینوں کا اندازہ ہے جبکہ قحط کا خطرہ ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ فصل اچھی کر دے اور جوار وغیرہ نکل آنے کی وجہ سے گندم سستی ہو جائے۔"

(الفضل 30 مئی 1942ء)

غرباء کے مکانات کی تعمیر کی تحریک

سامعین! حضورؓ نے خطبہ جمعہ 11؍ ستمبر 1942ء میں فرمایا:

”بارشوں کی کثرت کی وجہ سے اس دفعہ قادیان میں بہت سے غرباء کے مکان گر گئے ہیں۔ ان مکانوں کی مرمت اور تعمیر میں خدمت خلق کرنے والوں کو حصہ لینا چاہئے۔ مَیں اس موقع پر اُن کو بھی توجہ دلاتا ہوں جن کو معماری کا فن آتا ہے کہ وہ اپنی خدمات اس غرض کے لیے پیش کریں۔ آجکل عام طور پر عمارتوں کے کام بند ہیں اور وہ اگر چاہیں تو آسانی سے اپنے اوقات اس خدمت کے لیے وقف کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ پس جن معماروں کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ ایک ایک دو دو تین تین چار چار دن، جس قدر خوشی کے ساتھ دے سکتے ہوں، دیں تا کہ غرباء کے مکانوں کی مرمت ہو جائے۔ مزدور مہیا کرنا خدام الاحمدیہ کا کام ہو گا۔ اس صورت میں بعض اور چیزوں کے لیے بہت تھوڑی سی رقم کی ضرورت ہو گی جس کے متعلق ہم کوشش کریں گے کہ چندہ جمع ہو جائے۔ مگر جہاں تک خدمت کا کام ہے، خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ اس کو خود مہیا کرے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کم خرچ پر غرباء کے مکانات کی مرمت ہو جائے گی۔“

(الفضل 17؍ ستمبر 1942ء)

تحریک جدید

سامعین! جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورِ خلافت میں جماعت نے بے شمار سنگ میل عبور کیے۔ آپؓ کا بابرکت دَور بے انتہا فضلوں اور کارناموں سے رقم ہے۔ آپؓ نے کئی تحریکات فرمائیں جن سے ایک بہت ہی اہم تحریک ”تحریک جدید“ ہے۔ جس کا آغاز 1934ء میں ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب تمام مذہبی جماعتیں مجلسِ احرار کی شکل میں اور تمام انتظامی طاقتیں انگریزی حکومت کی شکل میں اکٹھے ہو کر جماعت کے خلاف کھڑی ہو گئی تھیں اور چاروں طرف سے جماعت کو ختم کرنے کا ارادہ کیے ہوئے تھیں۔ ان لرزہ خیز حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں یہ تحریک ڈالی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے طوفان کا رخ موڑ دیا اور کشتی احمدیت بھنور سے نکل کر نئی فتوحات کی جانب گامزن ہو گئی۔ آپؓ تحریک جدید کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ

”مَیں نے کہا ہے کہ مَیں نے تحریک جدید جاری کی۔ مگر یہ درست نہیں۔ میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ مَیں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں۔ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی مَیں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور مَیں نے اِسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27؍ نومبر 1942ء مطبوعہ الفضل 2؍ دسمبر 1942ء)

تحریک جدید 27 مطالبات تھے اور بنیادی طور یہ تین شقوں پر مشتمل تھی یعنی اوّل: جماعت اپنے کردار میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ جسدِ واحد بن جائے، تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار ہو جائے۔ دوم: جماعت سادہ زندگی اپنائے، لغویات سے بچے اور تمام غیر ضروری اخراجات کم کر کے تبلیغ احمدیت کے لیے رقم فراہم کرے۔ اور سوم: جماعت تبلیغ کے لیے اٹھ کھڑی ہو۔ ہر فرد اپنے دائرہ میں داعی الی اللہ بن جائے نیز ہر قسم کے واقفین کی ضرورت ہے جو ممالک بیرون میں سلسلہ کا پیغام پہنچائیں۔

مقاصدِ تحریک جدید کی تکمیل کے لیے حضورؓ نے جماعت سے مالی قربانی کی اپیل کی۔ اس تحریک کی تمام شقوں پر جماعت نے حیرت انگیز طور پر لبیک کہا۔ ابتدا میں یہ تحریک تین سالوں کے لیے تھی پھر اس کو مزید سات سال کے لیے بڑھا دیا گیا یعنی پہلے تین سالوں کو ملا کر یہ تحریک دس کے لیے کر دی گئی۔ اس دس سالہ دَور کے ختم ہونے پر حضورؓ نے نہ صرف تحریک کو انیس سال کے عرصہ تک بڑھا دیا بلکہ ایک نئی پانچ ہزاری فوج کو بھی آگے آنے کے لیے ارشاد فرمایا جو نئے سرے سے اس تحریک میں حصہ لے کر ایک دوسرے انیس سالہ دور کی بنیاد رکھے۔ حضورؓ نے اِن کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ 1953ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اِس تحریک کو دائمی قرار دے دیا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں تحریک جدید ایک روشن مثال ہے۔ اس تحریک نے نہ صرف جماعت کی عملی زندگی میں ایک انقلاب برپا کیا بلکہ بیرونی فتوحات کا بھی دروازہ کھول دیا۔ وہ جماعت جسے مخالفین قادیان کے اندر ختم کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے وہ ایک طوفان کی طرح دنیا کے کونے کونے میں پہنچ گئی۔

سامعین! الغرض اوپر بیان ہونے والی تفصیل پر غور کریں تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تحریکِ جدید اپنی ذات میں بہت سی تحریکوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔

تحریک وقفِ جدید

27؍ دسمبر 1958ء کو حضورؓ نے دیہات میں تبلیغی امور میں وسعت دینے کیلئے وقف جدید کی تحریک فرمائی جسے بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اِس کو ساری دنیا تک وسیع کیا۔ اس الٰہی اور مبارک تحریک میں جہاں پر عورتوں نے قابلِ قدر قربانی کی توفیق پائی۔ وہاں پر چھوٹے بچے اور بچیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ جہاں صاحبِ حیثیت اور مال دار احباب نے اِس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہاں پر غریب اور کم آمدنی والوں کو بھی اِس الٰہی تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق ملی۔ نومبائعین نے بھی اِس میں اپنا مال دیا جو اُن کے ایمان میں ترقی کا موجب بنا۔

حضورؓ نے فرمایا:

"یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لیے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں مَیں تب بھی پہلے اپنے اس فرض کو پورا کروں گا" (روزنامہ الفضل 7 جنوری 1958ء)

یہ تحریک شروع میں صرف پاکستان کے احمدیوں کے لئے تھی۔ پاکستان سے باہر کے احمدیوں میں سے اگر کوئی اپنی مرضی سے اس میں حصہ لینا چاہتا تھا تو لے لیتا تھا۔ خاص طور پر اس بارے میں تحریک نہیں کی جاتی تھی کہ وقف جدید کا چندہ دیا جائے۔ اُس وقت جب یہ جاری کی گئی تو حضرت مصلح موعودؓ کی نظر میں پاکستان کی جماعتوں کے لئے دو خاص مقاصد تھے۔ آپؓ نے جب یہ وقف جدید کی انجمن بنائی تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو ممبر مقرر فرمایا اور آپ کو جو ہدایات دیں وہ خاص طور دو باتوں پر زور دینے کے لئے تھیں۔ ایک تو یہ کہ پاکستان کی دیہاتی جماعتوں کی تربیت کی طرف توجہ دی جائے جس میں کافی کمزوری ہے اور دوسرے ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا کام۔ خاص طور پر سندھ کے علاقہ میں بہت بڑی تعداد ہندوؤں کی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو بڑی فکر تھی کہ دیہاتی جماعتوں میں تربیت کی بہت کمی ہے خاص طور پر بچوں میں اور اکثریت جماعت کے افراد کی دیہاتوں میں رہنے والی ہے اور اگر ان کی تربیت میں کمی ہوگی تو پھر آئندہ بہت ساری خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

سامعین کرام! وقف جدید کی اس بابرکت اور انقلابی تحریک میں ایک طرف جہاں وقف زندگی کا مطالبہ تھا تو دوسری طرف مالی قربانی بھی مطلوب تھی تا زیادہ سے زیادہ معلمین کرام تیار کر کے انہیں اس ملک کے طول و عرض میں پھیلا دیا جائے اور رشد و ہدایت کا ایک اعلیٰ سلسلہ جاری رہے جس سے نہ صرف قرآن کریم کی تعلیم عام ہو بلکہ احمدیت کی تبلیغ و اشاعت بھی وسعت اختیار کرے اور یہ پیغام حق زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔ چنانچہ جماعت کے مخلصین نے ہمیشہ کی طرح اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا اور اس تحریک کے لیے بڑھ چڑھ کر خود کو پیش کیا۔ واقفین کی درخواستیں بھی موصول ہوئیں اور چندہ جات کے لیے بھی احباب نے خوب قربانی کے وعدے کیے۔ احباب جماعت کی طرف سے اپنے پیارے امام کے لیے لبیک کی صدائیں سننے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے تحریک وقف جدید کے باضابطہ اعلان کے ساتھ ہی اس کے عملی کام کا آغاز فرمادیا اور 9؍ جنوری 1958ء کو مکرم سید منیر احمد صاحب باہری سابق مجاہد برما کو انچارج وقف جدید مقرر کرتے ہوئے باقاعدہ دفتر کھولنے کی ہدایت فرمائی اور بطور کلرک فضل الرحمٰن صاحب نعیم (ابن عبد الرحمٰن صاحب اتالیق) کی منظوری دی۔ چنانچہ اسی روز وقف جدید کا دفتر، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے احاطہ میں قائم ہو گیا اور انہوں نے حضور کی براہِ راست نگرانی میں کام شروع کر دیا۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 20 صفحہ 20)

مساجد کے قیام کے لیے تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو قیام نماز کے ساتھ ساتھ مساجد کے قیام کی طرف بھی توجہ تھی اور آپؓ کے دَور میں تقریباً 311 مساجد قائم کی گئیں یا ان میں توسیع کی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لندن میں مسجد کی تعمیر کے لیے 6 جنوری 1920ء کو ایک مضمون کے ذریعہ احبابِ جماعت کو مالی قربانی کی تحریک فرمائی۔ حضورؓ نے اس مسجد کے لیے 30 ہزار روپے کی تحریک فرمائی۔ جبکہ اس سے قبل 7 جنوری 1920ء کو حضورؓ نے اہلِ قادیان کو ایک خطاب کے ذریعہ مسجد لندن کے لیے تحریک فرمائی تھی تو فوری طور پر 5 ہزار کے قریب چندہ قادیان سے ہی اکٹھا ہو گیا تھا۔ بعد میں حضورؓ نے تیس ہزار سے بڑھا کر رقم ایک لاکھ کر دی۔ احباب جماعت نے اس تحریک میں بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا اور 1920ء میں مسجد فضل لندن کے لیے زمین خرید لی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے پہلے سفر یورپ میں 19 اکتوبر 1924ء کو اس کا سنگِ بنیاد رکھا اور شیخ عبد القادر صاحب نے 3 اکتوبر 1926ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔

سامعین! اِسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دَور میں مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک قادیان میں توسیع کی گئی۔ 3 اکتوبر 1949ء کو بعد نماز عصر حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد مبارک ربوہ کی بنیادی اینٹ اپنے دستِ مبارک سے رکھی اور احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ یہ ایک مرکزی مقام ہے اور ساری دنیا کے لوگوں کا اس سے تعلق ہے اس لیے ساری دنیا کے لوگوں کو اس کی تعمیر میں اپنی اپنی توفیق کے مطابق حصہ لینا چاہیے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ہالینڈ کی مسجد احمدی عورتوں کے چندہ سے تعمیر کرنے کی تحریک فرمائی اور خواتین احمدیت نے اس تحریک پر والہانہ طور پر لبیک کہا۔ 20 مئی 1955ء میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور 9 دسمبر 1955ء کو حضرت چوہدری صاحب نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

سامعین! خلافتِ ثانیہ میں یورپ میں 5 مساجد تعمیر ہوئیں جن میں مسجد فضل لندن، مسجد مبارک ہیگ ہالینڈ، مسجد فضلِ عمر ہیمبرگ، مسجد نور فرینکفرٹ جرمنی اور مسجد محمود زیورک سویٹزرلینڈ شامل ہیں۔

قرآن حفظ کرنے کی تحریک

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی حفظِ قرآن پر بہت زور دیا۔ آپؓ نے 7؍ دسمبر 1917ء کو فرمایا:

”جو لوگ اپنے بچوں کو وقف کرنا چاہیں وہ پہلے قرآن کریم حفظ کرائیں۔ کیونکہ مبلّغ کے لئے حافظ قرآن ہونا ضروی ہے“

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 612)

پھر آپؓ نے 1922ء میں دوبارہ یہ تحریک فرمائی کہ کم از کم 30 افراد جماعت قرآن کریم کا ایک ایک پارہ حفظ کریں۔ 24؍ اپریل 1944ء میں جب آپؓ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا اس موقع پر بھی آپ نے قرآن کریم حفظ کرنے کی تحریک کا اعادہ فرمایا۔

(الفضل 26؍ جولائی 1944ء صفحہ 3)

ترجمۃ القرآن کی تحریک

سامعین! حضرت خلیفہ المسیح الثانیؓ نے مختلف مواقع پر اور خاص طور پر 1944ء میں دنیا کی مشہور زبانوں میں ترجمۃ القرآن کی خاص تحریک فرمائی۔

(الفضل 27؍ اکتوبر 1944ء صفحہ 4)

اس کے ساتھ ساتھ ان تراجم پر ہونے والے خرچ کے متعلق بھی تحریکات فرمائیں۔

ان تحریکات کا ثمر یہ ملا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہد خلافت میں 15 زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کا کام شروع ہوا جن میں انگریزی، ڈچ، جرمن، سواحیلی، لوگنڈا، فرنچ، سپینش، اطالوی، رشین، انڈونیشین وغیرہ شامل ہیں۔

دَورِ خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جب قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک فرمائی کہ اس کی ایک ہزار کاپیوں کی قیمت احباب پیش کریں تاکہ جماعت یہ ترجمہ دنیا کے بڑے لیڈروں، سربراہوں اور سیاستدانوں کو دے سکے نیز دنیا کی مشہور لائبریریوں میں رکھا جاسکے۔

(الفضل 26؍ فروری 1947ء)

حضرت خلیفہ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر 1945ء میں خدام الاحمدیہ کے لیے تعلیم القرآن کلاس شروع ہوئی۔ 1964ء میں نظارت اصلاح وارشاد کے تحت فضل عمر تعلیم القرآن کلاسز کا باقاعدہ انعقاد شروع رہا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت تربیتی کلاس بھی اِسی مقصد کے لیے منعقد کی جاتی رہی ہے۔

خلافت خدا کی نمائندگی
اسی کی جھلک اور درخشندگی
جمالی صفت میں رحیم و کریم
یہ شان جلالی میں ضرب کلیم
ملے نورِ حق کو تھے مظہر نئے
بدلتا رہا تھا یہ پیکر نئے

(نوٹ: اس تقریر کی تیاری میں مکرم عبد السمیع خان صاحب کی کتاب ”خلفائے احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات“ سے مدد لی گئی ہے۔)

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)